الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name	:> **Waqas Akram**	Serial No	:> **10242**
Address	:> **Lahore**	Fatwa No	:>
Subject	:> **AQAID**	Date	:> **11/18/2010**
Writer	:> طیب امیر خلیل	Email	:>

Assalam O Alikum, Mera Sawal hai k Ghustak E Rasool (S.A.W)ko kis kisam ki saza milni chahye Islmai Taleemat k mutabiq, please Quran or Hadees ki Roshni mai Mufassal Fatwa Chahye. Meharbani ho gi, Thanks and Best Regards

"السلام علیکم، میرا سوال ہے کہ گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قسم کی سزا ملنی چاہیئے اسلامی تعلیمات کے مطابق. مہربانی فرما کر قرآن اور حدیث کی روشنی میں مفصل فتویٰ چاہیئے۔

الجواب ـــــــ حامداً و مصلیاً

جو شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہو اور یہ حرکت قصداً کی ہو تو ایسا شخص دائرہ اسلام سے نکل کر شرعاً مرتد ہو جاتا ہے اگر وہ اپنی اس قبیح و شنیع حرکت پر ندامت کے ساتھ بصدقِ دل توبہ و استغفار کر کے دوبارہ اسلام میں داخل ہو جائے تو بہتر ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔ اور یہی اسکی سزا ہے. مگر قتل کرنے کا اختیار عام عوام کو ہرگز حاصل نہیں. بلکہ مسلمان حاکم اور قاضی کو ہے. اور عوام صرف اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کر سکتے ہیں. اور کورٹ واقعہ کی مکمل تحقیق کے بعد اسے قرارِ واقعی سزا دے تاکہ دوسروں کیلئے بھی وہ نشانِ عبرت بنے۔

کما فی الشامیۃ: تحت قولہ (وقد صرح فی النتف الخ) وایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أو کذبہ أو عابہ أو تنقصہ فقد کفر باللہ تعالی وبانت منہ امرأتہ فان تاب والا قتل الخ۔ (ج ۴ ص ۲۳۴) ـ

وفی الفقہ الاسلامی: ولا یقتل المرتد الا الامام أو نائبہ فان قتلہ أحد بلا إذنہما اساء وعزر، ولکن لا ضمان بقتلہ ولو کان القتل قبل استتابتہ أو کان ممیزا الا ان یلحق بدار الحرب فلکل واحد قتلہ واخذ ما معہ الخ (ج ۶ ص ۱۸۸)۔

واللہ اعلم بالصواب

محمد طیب عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۶ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

10242
۲/۳/۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۳ / ۳ / ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۲ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ

13/3/11